بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۶

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۶ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۸ نبوت ۱۳۵۷ ہش ۸ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۵۶

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

عیدالاضحی کے موقع پر قربانی کا حکم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

قربانی کی یہ عید ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حکم پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کیلئے تیار رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ (البقرۃ: ۱۹۷)

ترجمہ:۔ اور حج اور عمرہ کو (اللہ کی رضا کے لئے) پورا کرو پھر اگر تم (کسی سبب سے حج اور عمرہ سے) روکے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اسے (ذبح کرو)۔

جانور کی قربانی کے وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَنْ مَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ (ترمذی)

ترجمہ:۔ اے میرے خدا یہ قربانی میری طرف سے اور میری اُمّت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے قبول فرما۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ مہینہ (ذوالحجہ) قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھلانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری، اُونٹ، گائے، دُنبہ، ذبح کرتے ہیں ویسا ہی وہ زمانہ گذرا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الضحٰی وہی تھی اور اس میں ضحٰی کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کا لب نہیں پوست ہیں رُوح نہیں جسم ہیں .... درحقیقت اِس دن میں بڑا امر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں... کیسی قربانی ہوئی خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں... مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے رُوحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے؟ ... سوچ کر بتاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور رُوحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحٰی میں رکھا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صـ۳۲، صـ۳۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ر نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار کے ماموں محترم حکیم سیّد عبدالرحمٰن صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں چند دنوں سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انور قریشی رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

آل ربوہ مقابلۂ حُسنِ قراءت

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام "آل ربوہ مقابلہ حُسنِ قراءت" ۱۶ر نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات بوقت چار بجے شام جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہو گا۔ قواعد حسبِ ذیل ہوں گے:۔

ا۔ مقابلہ کا معیار ایک ہو گا۔

ب۔ امسال مقابلہ کے لئے سُورۃ نور کا ساتواں رکوع مقرر کیا گیا ہے۔

ج۔ قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہو گی۔

د۔ اوّل، دوم اور سوم کے علاوہ ایک انعام حوصلہ افزائی کا بھی دیا جائے گا۔

س۔ منصفین کا فیصلہ آخری اور قطعی ہو گا۔

احباب سے زیادہ سے زیادہ شمولیت کی درخواست ہے جو احباب حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام ۱۲ر نومبر تک دفتر الجمعیۃ میں پہنچا دیں۔

(الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ)

ربوہ میں عیدالاضحیہ کی نماز

احباب کی اطلاع کے لئے اِعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ عید کا وقت ساڑھے آٹھ بجے منظور فرمایا ہے۔ نمازِ عید مسجد اقصیٰ میں ہو گی۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیہ

یہ عید ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیم کی قربانی حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی مشترک قربانی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ر تبلیغ ۱۳۴۸ ہش (۲۷ر فروری ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں :-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (انعام ۱۶۳، ۱۶۴)

پھر فرمایا :-

آج قربانیوں کی عید ہے

اور اس عید پر لاکھوں شاید کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دنبے، گائے یا اونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا (الحج ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اُسے کسی چیز کی حاجت نہیں گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق ہے جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ اس کی اُس ابدی ازلی اور ساری قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے۔

پس یہ قربانیاں ایک یاد ہیں دی جاتی ہیں اور ایک علامت کے طور پر رکھی گئی ہیں جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں۔ پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ انہوں نے اپنے فاسدانہ خیالات میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا

حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ (الانبیاء ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے اُمت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے۔ انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جو ان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین کے ساتھ برداشت کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وہی رہا کرتا ہے۔ چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو کہا کہ

بَرْدًا وَّسَلٰمًا (الانبیاء ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دُکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرے۔ تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور "سَلٰمًا" کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اُن سے جاکر پُوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دُکھ اور مصائب اور ایذاء سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذاء سمجھتے ہیں یا بڑی لذّت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال

میں یہ بتایا کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید۔ اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دُکھوں کو دُکھ نہیں سمجھتے اُن آگوں کو آگ نہیں سمجھتے یہ آگ اُن کی بلکہ اُن کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے۔ وہ ان دُکھوں کو، اس آگ کو برداً ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دُنیا پر یہ ثابت کر دوں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ تباہ نہیں ہؤا کرتا وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے اُس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے منبع ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقویٰ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں جو تقویٰ کی رُو سے زندہ ہوتی ہیں وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں

دو معجزے

دکھاتا ہے ایک دُنیا کے دُکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذّت اور مسرّت کا موجب بنتے ہیں ایذاء کا موجب نہیں بنتے۔ اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دُنیا جلانے، مارنے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے۔ پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے بَرد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی رُوح سے زندہ ہوتے ہیں۔

قربانی یہ ابتدائی نمونہ، اُسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ رہی ہے دوسری قربانی جو اُسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرے چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی۔ بہر حال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں۔ تیری آزمائش ہو چکی اور تو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی دے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصّہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کے ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے آیا تو یہ قربانی دینے کے لئے راضی ہے؟ تو ان کا فوری طور پر بے تکلّف جواب یہ تھا

افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

اللہ کا جو حکم ہے وہ کرو

سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تُو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکّہ کے ساتھ تعلق تھا۔ اُن کو اس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں

اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہؤا کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں نہ وہاں پانی تھا نہ کھانے کی کوئی چیز تھی تھوڑا سا زادِ راہ دیا اور ان کو کہا خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دُنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اُس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دُنیا کی رُوحانی زندگی کے سامان پیدا کر دئے اور در اصل یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اُس جگہ پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنے والی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے تمہاری قربانیاں تبھی مقبول ہوں گی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بھی تم نبا ہو گے اور اگلی نسل بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی۔ ان قربانیوں کے بعد اللہ عزّ وجلّ قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں مسلمان بڑے فخر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں لیکن یہ دُکھ اور یہ مصائب اسلام اور اُمّتِ مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے۔

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم تر قربانی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ آپ کی بعثت کے وقت مکّہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا وہاں مکانات بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچے ہوئے تھے۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت ان کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا تو اس جنگل میں (رُوحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اس معنے میں کہ رُوحانی طور پر وہ غیر آباد تھا۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور ان کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ مَیں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپؐ نے مکّہ کے لوگوں کے حالات دیکھے رُوحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا اللہ تعالیٰ سے ان کی دُوری دیکھی۔ بُتوں کا انہیں غلام پایا۔ فطرتیں ان کی مسخ پائیں تو شروع میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے، رشتہ دار تھے، جن کے ساتھ تعلق تھا انہیں سمجھانا شروع کیا کہ بُتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکّی زندگی کا قریباً ۱۸۔۲۰ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہو گئے جو اُنگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ مَیں آپ کو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ مَیں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اِس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا داد نُورِ فراست سے اِس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کُھل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پُوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپؐ کے پَروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمّل ہوئی تھی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد

اِسلام کی ترقی

اور ساری دُنیا میں پھیلانے کا ہے اُسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اِس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گذر گئے اور آپؐ کے ساتھی آپؐ کی تربیت حاصل کر چکے۔ نیز خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اُن منکروں میں سے بھی بہت سوں کے دِلوں کے زنگ کو اُن روحانی اثرات اور قوتِ قدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ اپنے مامور یا عبد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کُھل کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکّی زندگی کا ایک ایسا دَور ہے جس میں کُھلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب یہ

قربانی کا تیسرا نمونہ

ہے جو کامل اُسوہ حسنہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپؐ کی تربیت اُمّتِ مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپؐ نے تربیت کی۔ چنانچہ یہ تربیت ان تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپؐ کے صحابہؓ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے اُن کو گذرنا پڑا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی۔ یہ تین سال گذر گئے پھر جب مُشرکینِ مکّہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اَب ان کا مکمّل بائیکاٹ کیا جائے نہ ان سے کوئی رشتہ کرے، نہ کلام کرے، نہ کوئی تعلق رکھے، نہ ان کو کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جائے۔ جہاں تک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا کیونکہ چند دن کی خوراک تھی لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے۔ یہی راستے تھے جو کُھلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا۔ یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ۔ صحرا میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لئے جذب کا موجب بن جائے۔ لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپؐ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ

بھُوک کی وجہ سے

ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور مَیں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے۔ رات کا وقت تھا۔ اندھیرے میں مَیں نے اسے اُٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز۔

ایک اور بڑے بزرگ صحابیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سُوکھا ہوا پُرانا چمڑا مِل گیا۔ مَیں اُس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا، دھویا، اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ مَیں اس پر گذارہ کرتا رہا۔ اِس قسم کی شدید بھُوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گذر رہے تھے اور صرف پانچ یا سات دن کے لئے نہیں بلکہ قریباً ڈھائی تین سال یہ محاصرہ رہا اور اِس قسم کی تنگی رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عجیب شان ہے اور آپؐ کی قوت قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر اپنے دین پر قائم رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے۔ بعد آپؐ کے صحابہؓ نے دنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ دکھایا۔ ان کے دل اس معاملہ میں نرم کر دیئے اور محاصرہ اُٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغام حق سنایا ہے، کچھ نے قبول کیا ہے۔ باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہر حال ساری دنیا کے لئے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے۔

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں میں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سنتے آپؐ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے۔ بہر حال ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰ منٹ میں طے ہوا ہوگا۔ تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لئے اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبیؐ نے اور اس کے محبوب نے

خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا اس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا سلسلہ ہوگا جس میں فساد بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں۔ آؤ آج تمہیں دکھاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کو آج جا کے آزما لو اور دیکھو! کیا وہ فساد پیدا کرنے والا ہے یا خون کرنے والا ہے؟

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو کہ طائف والوں نے آپؐ کو بہت دُکھ دیا۔ جب آپؐ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے اس وقت بھی آپؐ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپؐ کو گندی گالیاں دیں، پتھراؤ کیا۔ سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپؐ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں اُن کو اُن کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے۔ تب مقصد حیات (صلے اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے رب کی شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے۔

دو طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا اور دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اسوۂ نبویؐ کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دنیا کی ذلتوں اور دنیا کی حقارتوں اور دنیا کی ایذا رسانیوں اور دنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی لیکن دنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لئے بڑی جلدی تیار ہو جاتی ہے جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور قربانی کی حقیقی روح کو وہ سمجھنے لگیں اور خدا تعالیٰ سب دنیا کو۔ تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں اور اس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں بَرْدًا وَّ سَلٰمًا کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دکھوں کو وہ کوئی دکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دنیا مل کے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت بخش خنک سائے تلے جمع کر دے۔ آمین ؎

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۶۹ء)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری لڑکی رضیہ بیگم اہلیہ احمد شیر صاحب جو بیس پچیس روز سے بیمار چلی آ رہی ہے دل پر اثر ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبد الرحیم چائے فروش اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

(۲) میرے لڑکے سردار محمود کے دائیں بازو کی ہڈی چند روز ہوئے ٹوٹ گئی تھی۔ ابھی تک ہڈی جڑی نہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(منشی سردار محمد سابق کاتب الفضل۔ دارالیمن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیہ کے ضروری مسائل

دارالافتاء، ربوہ

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں ایک عید الفطر ہے جو رمضان کے گزرنے کے بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذوالحج کو آتی ہے اس کا نام "عید الاضحیہ" یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔ قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کی تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اسی وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عید گاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی۔ گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی لیکن خطبہ سنتے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اکیلے پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی ایک عید گاہ میں دوسری بار جائز ہے۔ ایک جماعت میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہو گی جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے گا اس کی نماز ہو جائے گی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں کہتا جائے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ اس کے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہے گا اور مقتدی آہستہ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کرے اور سیدھے چھوڑ دیئے جائیں پھر ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قراءت شروع کر دے۔ پھر دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہو گا لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو ضروری نہیں۔

نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔ خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا تہوار اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے راستے سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

"زینوا اعیادکم بالتکبیر"

کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو!

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :-

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

یہی تکبیریں نویں ذوالحج کی صبح سے لے کر تیرھویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیریں کہی جائیں۔ اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات پر بھی تکبیر و تحمید کرتے رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے جیسا عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے اس موقعہ پر قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں۔ اسی طرح کان کٹا ہوا نہ ہو لیکن اگر اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کاٹ دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے اور چھترے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں۔ دبلے اور لاغر نہ ہوں۔ گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے۔ گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص غرباء کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو اسے چاہیئے کہ ذوالحج کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہو گا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذوالحج کے سارے مہینے میں ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروا لے تب بھی قربانی ہو جاتی ہے تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ خود کھائیں دوسروں کو دیں اور غریبوں میں تقسیم کریں اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کر دے۔ ایک اپنے لئے رکھے اور ایک رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوائیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی۔ البتہ جماعتی کاموں میں صرف کی جا سکتی ہے۔

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم
لاہور
فون نمبر : ۵۳۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھلا قربانی کے مسائل کا پوری طرح علم نہ ہو تو

قربانی کیسے دیں!

فکرمندی کی کوئی بات نہیں۔ ہر قسم کی عبادات کا تفصیلی علم حاصل کرنے کے لئے عمر پیام کی مرتب کردہ

"مکمّل نماز مترجم"

پڑھیئے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی مسئلہ کو جاننے کی خاطر کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔

"سمندر کو کوزے میں بند کرنے" کی مثال اس پر صادق آتی ہے۔

مکمّل، جامع لیکن مختصر، ہر قسم کے مسائل سے مزیّن۔ آپ نے ایسی کتاب نماز کی پہلے کبھی دیکھی نہ سُنی ہوگی۔

پیشگی بکنگ اور انعامی سکیم کی تفصیل کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۷۷ء

ملنے کا پتہ:- **مکتبہ عرفان ربوہ** (پاکستان)

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایرکنڈیشنڈ)

پروپرائٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عماراتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

تبدیلی نام

مَیں نے اپنا نام عذرا رشید سے بدل کر نعمانہ رشید رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

(نعمانہ رشید معرفت محمد رشید مکان ۹ دارالنصر غربی ربوہ)

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان رسول اکرمؐ)

بی اے ترکھان ہو تو ایم اے لوہار ہو ، پھر دیکھئے کہ ملک میں کیسی بہار ہو

بیکار مت بیٹھئے .... **نسیم** (رجسٹرڈ) .... کوئی ہنر سیکھئے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب آپ کو ۴ ہنر سکھاتا ہے

کورس	مدت	فیس	کورس	مدت	فیس
۱۔ سٹیل فکسر (سٹیل بائینڈر اور سٹیل ارکٹر)	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے	۳۔ پائپ فٹر	۳ ہفتے	۱۵۰ روپے
۲۔ شٹرنگ کارپینٹر	۲ "	۱۰۰ "	۴۔ کنسٹرکشن فورمین	۴ "	۲۵۰ "

★ کنسٹرکشن فورمین کی کلاس ہر ماہ کی ۱۷ تاریخ کو شروع ہوتی ہے اس کے علاوہ تمام طلباء کو عربی فری پڑھائی جاتی ہے۔ نیز اپنی قیمتی دستاویزات کا عربی ترجمہ ہم سے کرائیے

★ ریکروٹنگ ایجنسیاں اپنے ٹریڈ ٹیسٹ از قسم راج سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، پائپ فٹر، ڈیزل مکینک ڈرائیورز کے ٹریڈ ٹیسٹ ہم سے کروائیں۔ پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت منگوائیں۔

احمدی احباب کیلئے فیس میں ۱۰٪ رعایت

باہر کے طلباء کی رہائش کا معقول انتظام ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

بازار لال کھوہ، نزد ناصر گدی فروش، اندرون موچی گیٹ لاہور فون 60540 / 55411

برانچ 65/A کشمیر روڈ۔ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ۔ صدر راولپنڈی

۱۹۷۷ء کے بعد

ترقی کی طرف ایک اور قدم

دواخانہ حکیم نظام جان دیر سے دکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے۔ گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کے لئے مکمل انتظامات کئے ہیں۔ زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔

دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ۔ مینیجر انوار احمد جان

ضرورت

عطاری و پنساری کے کام کے لئے ایک آدمی کی ضرورت ہے۔

رضوان برادرز۔ گولبازار ربوہ

ھو الشافی

مطب

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

اپنی طبی ضروریات اور تخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں

باہر کے احباب مفصّل حالاتِ بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

المنار دواخانہ گولبازار۔ ربوہ

تریاق اٹھرا مکمل کورس ۲۰ روپے، خوشنما لفافہ ... ۴۵۱ ... ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام معائنہ مریضان

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر۔ ایم۔ پی
ایم۔ اے (سیاسیات) ایل ایل بی — فاضل عربی
مائنڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ موجد کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

بروز جمعہ :۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی (شفاء ہسپتال) بھکھہ بھیرہ
روزانہ سوائے جمعہ کے :۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ (حدیث نبوی)
ہر مرض کی دوا ہے سوائے (جسم یا کسی عضو کی) موت کے۔

آپ مریض ہیں یا معالج

آپریشن سے پہلے

o — دس مرتبہ سوچئے۔
— بیمار دانت ہوں یا ٹانسلز
— ککرے ہوں، ناخونہ ہو یا موتیا
— پتے اور گردوں میں درد ہو یا پتھریاں
— جسم میں کسی جگہ گلٹیاں ہوں، رسولی ہو یا کینسر
— جلد کے اوپر موہکے ہوں یا چہرہ پر کیل
— بواسیر ہو یا ناسور (فسچولہ)
— عورتوں کا بانجھ پن ہو یا کوئی اندرونی خرابی
— بچوں کے دانت اور اعضاء ٹیڑھے اور بے ترتیب ہوں یا
— بڑوں کے ناخن خراب ہوں۔
o — ان میں سے ہر مرض کے لئے آپریشن کی بجائے مستقل کیورو CURE (اونچی طاقت کی اکسیر) کی تفصیلات کیوریٹو سسٹم کے لٹریچر میں ملاحظہ فرمائیں۔
لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

سرمہ ممیرا خاص

قیمت خورد شیشی ایک روپیہ۔ درمیانی دو روپیہ
مینجر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد مرکز

الکیمسٹس

فون ۲۱۶۹۴

EL. KEMISTS

سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان
پاکستان اٹومک انرجی کمیشن۔ ایچ۔ ایف۔ ایف اور
نسپاک (NESPAK)
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینجر)

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ نمبر ۱۹
گوجرانوالہ فون نمبر ۴۴۸۴۳ ربوہ فون ۱۳۰

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی ٹائیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور
سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کے عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور

فون نمبر : ۶۲۹۱۸ — گھر فون : ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیے

اعلیٰ اور خالص

صاف ستھرے مرکبات و مفردات
مربے، اچار، مصالحہ جات کے لئے
فضل عمر دواخانہ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

شالوں کی مشہور دوکان

الفردوس

۸۵۔ بی انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار
شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم
مردانہ کھڈر وغیرہ چوں واجبی داموں پر
دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کوٹ، شلواریں،
سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی لاہور

ہر قسم کے سائنٹیفک سامان کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۹۲۵۵

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت۔ ہر قسم بلڈنگ
اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

ریلوے روڈ
رحمت بازار ربوہ
فون ۲۱
رہائش ۲۱